

**Subject:** اسلامیات **Test:** Wk 5 06  
**Class:** [ICS(phy)] Part I **Date:** 21-11-24

## ”حصہ انشائیہ“

سوال نمبر: 01، مختصر جواب دیں،

(i)

**زکوٰۃ:**

زکوٰۃ کا معنی ”یاک صاف کرنا، بڑھنا، اوپر نشوونما پانا“ ہے۔  
زکوٰۃ کے لفظی معانی ”صنائی، ستھرائی اور بائزگی“ ہیں۔ اس  
کے شرعی معنی یہ ہیں کہ جب مال کی مقررہ مقدار جمع کیے  
ہوئے ایک سال گزر جائے اور اس میں سے مستحق  
افراد کے لیے کچھ حصہ صاف کرنا ”زکوٰۃ“ کہلاتا ہے۔

(ii)

**حج:**

اس کے معنی ”زیارت کرنا“ ارادہ، اس کا اصطلاحی  
معنی ایسی بدنی و مالی عبادت جو ہر صاحب حیثیت بالغ،  
عاقل، صحت مند مسلمان پر 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک  
خاص آداب و شرائط سے سنت رسول ﷺ کے مطابق بیت  
اللہ کی زیارت، اور تمام مناسب پورا کرنے سے ادا ہو۔

**حدیث:**

”مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے“

(iii)

**سونے:**

سونے ساڑھے سات ٹولے ہر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

**چاندی:**

چاندی ساڑھے باون ٹولے ہر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

# سوال نمبر: 01 "تفصیلی جواب دیں"

(i)

زکوٰۃ کا لغوی معنی:

زکوٰۃ کا لفظ عربی کا ہے۔ یہ لفظ 'زک' و 'ے' ماخوذ ہے جس کے معانی ہیں پاک ہونا، بڑھنا، نشوونما پانا، کھلنا بھولنا اور اضافہ ہونا۔

اصلاحی معانی:

ایسی مالی عبادت جو ہر بالغ اور عاقل صاحب نصاب مسلمان پر مقررہ شرح کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

خلاف جہاد:

زکوٰۃ کرنے والوں کے خلاف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاد کیا ہے۔

قرآن:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

اور جو لوگ گاڑھ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، سوان کو خوشخبری سنا دو درد ناک عذاب ہے۔

حدیث:

ارشاد فرمایا گیا:

ترجمہ:

زکوٰۃ ان کے ایمان سے لی جائے گی۔ اور ان کے گناہوں پر کوٹادی جائے گی۔

## "ادائیگی کے حصول"

ادائیگی زکوٰۃ کے چند حصول درج ذیل ہیں:

(i) تقسیم زکوٰۃ کا معاملہ (ii) غیر مزد اقدار



(iv) نظامِ زکوٰۃ کا حکم

مستحق زکوٰۃ  
تقسیم زکوٰۃ:

(iii)

زکوٰۃ صرف مسلمانوں سے ہی لی جاتی ہے اور  
مسلمانوں میں ہی تقسیم کی جاتی ہے۔  
عزیز و اقارب:

وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض سے  
مثلاً ماں باپ، بیٹا، بیٹ، شوہر، بیوی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دی جا  
سکتی ہے۔ البتہ ان کے علاوہ عزیز، غیروں کے مقابلے میں ادنیٰ  
زکوٰۃ میں زیادہ قابل ترجیح ہے۔ اسلام میں رشتہ داروں کو زکوٰۃ  
دینے کی زیادہ فضیلت ہے اور دلنا اجر ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

ترجہ: مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو  
صدقہ دینا دہرا اجر رکھتا ہے۔

مستحق زکوٰۃ:

مستحق زکوٰۃ کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال  
زکوٰۃ کا ہے، تاکہ ان کے عزت نفس مجروح نہ ہو۔

نظامِ زکوٰۃ:

ہمارے ملک میں نظامِ زکوٰۃ ہو چکا ہے۔ ضروری  
ہے کہ اس کی کامیابی کے لیے ہر ممکن تعاون کریں تاکہ اس  
کی برکت سے ہمارا معاشرہ لوگوں کے لیے غونہ بن سکے۔

”مصارفِ زکوٰۃ“

معانی:

مصارفِ مصرف کی جمع ہے۔ جس کا معانی خرچ کرنے  
کے ہیں۔ مصارفِ زکوٰۃ سے مراد ایسے کام اور افعال ہیں  
جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سودۃِ لوبہ کی  
بدج ذیل آیت میں مصارفِ زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے:

ترجہ:

”زکوٰۃ تو صرف غریبوں، محتاجوں اور کارکنوں کا حق ہے  
جو کہ اس پر مقرر ہے اور ان کے لیے جن کی دل جوئی مقصود  
ہے اور گردنوں کو جھکا نے میں اور قرض داروں کے قرض ادا



کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی امداد میں یہ سب فرض ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ بڑا ہی علیم و حکیم ہے۔

مصارف زکوٰۃ کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) فقرا (ii) مساکین (iii) غاملین زکوٰۃ (iv) غارمین  
(v) مؤلفۃ القلوب (vi) رقاب (vii) فی سبیل اللہ (viii) ابن سبیل (مسافر)

**فقرا:**

فقرا سے مراد ایسے لوگ جو محتاج ہوں اور اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں اور ان پر دوسرے مسلمان سے سوال کرنے کی لوبت آجائے۔

**مساکین:**

اس سے مراد ایسے افراد ہیں جو معذور ہوں یا نہایت حستہ حال ہوں مگر اپنی خودادی اور شرم کی وجہ سے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا سکیں۔

**غارمین:**

ایسے لوگ جو معاشرتی اور معاشی مجبوری کی وجہ سے مقروض ہو جائیں اور قرض ادا نہ کر سکتے ہوں اور ان کو زکوٰۃ دی جائے تاکہ وہ اپنا قرض اتار سکیں۔

**رقاب:**

کسی جنگی قیدی یا غلام یا بے گناہ جیل میں بند شخص کو رہائی یا آزادی دلانے کے لیے زکوٰۃ کے رقم دی جاتی ہے۔

**مسافر:**

ایسا مسافر جو حالت سفر میں محتاج ہو جائے تو وہ وہ گھر میں خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔ سفر کے اخراجات کے مطابق زکوٰۃ کی رقم اس مسافر کو دی جاسکتی ہے۔

**فی سبیل اللہ:**

ایسے افراد جو اللہ کی راہ میں جہاد اور اسلام کی تبلیغ کے لیے نکلے ہیں ان کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

# نوائذ زکوٰۃ

(i) معاشرتی (ii) دینی (iii) معاشی

## 1 \* دینی نوائذ

(i) قرب الہی:

سنی آدمی لوگوں کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔

(ii) عذاب الہی:

خیل آدمی لوگوں سے دور، اللہ تعالیٰ سے دور اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔

(iii) مال میں برکت:

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ مال پاک صاف ہو جاتا ہے اور ہلکے کی نسبت قدرت کی طرف سے زیادہ ملتا ہے۔

## 2 \* معاشی فوائذ

(i) گردش دولت:

زکوٰۃ کی وجہ سے دولت، حذر ہاتھوں میں جمع نہیں رہتی ہے بلکہ امراء نے غربا کی طرف لوٹتی ہے۔ اس طرح سے گردش دولت کا عمل جاری رہتا ہے اور غربا کی مالی امداد بھی ہوتی رہتی ہے اور اس طرح سے معیشت مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”تاکہ ایسا نہ ہو دولت تمہارے دولت مندوں کے درمیان سمٹ کر رہ جائے۔“

(ii) اقتصادی توازن:

زکوٰۃ کی وجہ سے ملک میں اقتصادی توازن برقرار رہتا ہے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی گردش ہوتی ہے اور دولت امراء سے غریبوں کی طرف





کوٹھی ہے اور معاشرے میں ایک آوازیں اور فوٹھال آتی ہے۔۔۔ پس تقسیم دولت کا فائدہ ہے کہ تو دولت کی گردش ہوتی ہے اور غریب کو ان کا حق ملتا رہے۔

## ۳۔ معاشرتی فوائد

(i) **معاشرتی امن و سکون:**  
زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشی جھگڑوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لوگوں میں ایک دوسرے کے حقوق پر وقت ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں انصاف اور امن کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

(ii) **جرم کا خاتمہ:**  
زکوٰۃ دینے کی وجہ سے جرم و لالچ اور ہوس و ہوا کے تمام پتے پاش پاش ہو جاتے ہیں اور انسان کے اندر سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح معاشرے میں جرم اور طمع کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(iii) **گداگری کا خاتمہ:**  
اگر امیر لوگ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو اس سے نہ صرف غریب بلکہ گداگری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی مثال، عمارؓ سے سنا ہے کہ ان کے دور میں لوگ زکوٰۃ کی رقم کے لیے پھرتے پھرتے رہتے تھے مگر زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

